مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مشکوٰۃ

فروری 2025ء

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا

پیشگوئی مصلح موعودؓ

بِاِلْھَامِ اللہِ تَعَالیٰ وَ اِعْلَامِہٖ عزّوجلّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّشَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا۔ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں'' (یعنی خدا تعالیٰ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے) ''اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عَنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیّوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔'' (آگے آپؑ نے فرمایا کہ) ''(اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند، گرامی ارجمند، مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ، مَظْھَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رَستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۴۷)

ماہنامہ   از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

فروری 2025ء
رجب، شعبان 1446ہجری قمری
صلح 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نائیک

نائب ایڈیٹر

مصور احمد مسرور، فواد احمد ناصر
احسان علی او کے

مینیجر

سید عبد الہادی

مجلس ادارت

مرشد احمد ڈار، سید گلستان عارف
بلال احمد آہنگر

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 220روپیہ، بیرون ملک :: 150 $
قیمت فی پرچہ: 20روپیہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی	3
کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ ۳؍جنوری ۲۰۲۵	5
حضرت مصلح موعودؓ کا قرآن مجید سے عشق	8
پیشگوئی مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں	12
حضرت مصلح موعودؓ کے قبولیت دعا کے چند ایمان افروز واقعات	15
گوشۂ ادب	17
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 57)	18
فتاویٰ مصلح موعودؓ	20
Diary Dose	21
بزم اطفال	24
Mishkat Archives	25
Health & Fitness	26
اعلان برائے داخلہ دار الصناعت برائے سال 2024-2025	27
ملکی رپورٹس	30
سائنس کی دنیا	31
Hadhrat Musleh Maud‘s timeless guidance in the upbringing of children	33
Establishment of the Judiciary Hadhrat Musleh Maud‘s monumental achievment	36
Summary of the Friday Sermon	40

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ۔ احیائے دین کے مظہر

اسلام کی تاریخ میں وہ مبارک ہستیاں جنہوں نے اپنے دور کی روحانی وفکری ضروریات کو پورا کرتے ہوئے امت کو ایک نئی زندگی عطا کی، ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ایسی ہی ایک عظیم المرتبت شخصیت حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے والد ماجد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا عملی مظہر بنایا، بلکہ آپ کی شخصیت ایک ایسی روشن مینارتھی جو آئندہ صدیوں تک امت کی رہنمائی کا باعث بنے گی۔

آپ نہ صرف ایک عظیم مُدبّر اور منتظم تھے، بلکہ ایک ماہر مفسر، مصلح، مبلغ اور داعی الی اللہ بھی تھے۔ آپ نے نہایت دوراندیشی کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ایک ایسے عالمی سلسلہ میں تبدیل کیا، جو نہ صرف تبلیغ اسلام تک محدود رہا، بلکہ علم، ادب، معیشت اور سماجی فلاح و بہبود میں بھی اپنی مثال آپ بن گیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دورِخلافت میں ظاہر ہونے والے کارنامے اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کا Vision صرف وقتی حالات تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ نے امت کی اصلاح کے لیے مسلمانوں کو ایک ایسا ہمہ گیر نظام متعارف کروایا جو آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بن گیا۔ تحریک جدید اس کی سب سے عمدہ مثال ہے۔ یہ تحریک نہ صرف مالی قربانی پر مبنی تھی بلکہ اس نے جماعت کے اندر خدمتِ دین کا جذبہ بیدار کیا، جس کے نتائج و اثرات آج تک جاری و ساری ہیں۔

آپ کے اسلوبِ رہنمائی میں ایک خاص روحانی حکمت اور انداز تھا۔ جب دنیا سیاسی اور فکری افراتفری کا شکار تھی، آپ نے اپنے خطبات اور تحریروں اور تقریروں کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات کو ایک ایسے انداز میں پیش کیا جو انقلاب انگیز ثابت ہوئیں۔ آپ کا تفسیری شاہکار ''تفسیر کبیر'' نہ صرف قرآنی علوم کا خزانہ ہے بلکہ ایک فکری انقلاب کی بنیاد بھی ہے۔

اگر آپ کے جوشِ تبلیغ پر نظر ڈالیں تو اس کا یہ عالم تھا کہ آپ نے فرمایا۔

''اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے۔ ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے۔ ہم نے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہم نے اسلام کو اُس کی پرانی شوکت پر پھر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے۔ ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا''۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۷۔ انوار العلوم جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۷-۳۸۸)

نیز اپنے ایک شعر میں اس کا اظہار اسطرح فرمایا کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

آج جب ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارناموں کو دیکھتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ کی ذات بابرکت کسی ایک دور یا کسی خاص خطے تک محدود نہیں تھی۔ آپ کے دورِ خلافت میں کیے گئے کارہائے نمایاں اور متعارف کروائے گئے منصوبے آج بھی انسانیت کی رہنمائی کر رہے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

رسالہ مشکوٰۃ کے زیر نظر شمارے میں ہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی اور کارناموں کے مختلف پہلوؤں کو منفرد زاویوں سے پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ قارئین آپؓ کی زندگی کی گہرائیوں کو مزید بہتر انداز میں سمجھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کی پیش کردہ تعلیمات اور مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سلیق احمد نائک

اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْم

اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (سورۃ الفاتحہ:6)

ترجمہ: ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”یہ دعا ایسی جامع ہے کہ دین اور دنیا کے ہر معاملہ میں اس سے انسان فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور ہدایت کا طالب خواہ کسی مذہب کا ہو اس سے فائدہ اُٹھانے میں کوئی عذر پیش نہیں کرسکتا۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں صرف سیدھے اور بے نقص راستہ دکھانے کی التجاء ہے کسی مذہب کا نام نہیں کسی خاص طریقہ کا ذکر نہیں۔ کسی معیّن اصل کی طرف اشارہ نہیں صرف اور صرف صداقت اور غیر مخلوط اور خالص صداقت کی درخواست ہے جسے ہر شخص اپنے عقیدہ اور خیال کو نقصان پہنچائے بغیر دہرا سکتا ہے۔ ایک مسیحی ایک یہودی ایک ہندو ایک زرتشتی ایک بدھ ایک دہریہ بھی ان الفاظ پر اعتراض نہیں کرسکتا۔ دہریہ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتا لیکن وہ یوں کہہ سکتا ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ پس یہ دعا جامع بے ضرر اور عام ہے ہر شخص ہر حالت میں اس کا محتاج ہے اور اس کے مانگنے میں اسے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔“

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ 35)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

”يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ۔ أَوْ قَالَ: إِجَابَتُهُ۔

(مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر: 5458)

ترجمہ:

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وراء النہر سے حارث نامی شخص کا ظہور ہوگا، وہ کھیتی کرنے والا ہوگا، اس کے اول دستے پر منصور نامی شخص ہوگا، وہ آلِ محمد (ﷺ) کو جگہ اور اختیار و اقتدار دے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اقتدار و اختیار دیا، اس کی مدد کرنا یا اس کی بات ماننا ہر مومن پر واجب ہے۔“

کَلَامُ الْإِمَامِ الْمَهْدِيِّ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20/فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ ”دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔“ آپ فرماتے ہیں ”وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے۔“ (اب یہ اعلان آپ ستمبر 1888ء میں فرمارہے ہیں کہ اگرچہ وہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے) ”پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں“۔

فرمایا کہ ”یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے“۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 374-373)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس آپ کے کام کو دیکھ کر حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کی شوکت اور روشن تر ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اصل میں تو یہ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی پیشگوئی ہے جس سے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اعلیٰ اور دائمی مرتبے کی شان ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا تعلق صرف ایک شخص کے پیدا ہونے اور کام کر جانے کے ساتھ نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کی حقیقت تو تب روشن تر ہوگی جب ہم میں بھی اُس کام کو آگے بڑھانے والے پیدا ہوں گے جس کام کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے اور جس کی تائید اور نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود عطا فرمایا تھا جس نے دنیا میں تبلیغ اسلام اور اصلاح کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں لگا دیں۔ پس آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اصلاحِ معاشرہ کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یومِ مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/فروری 2011ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 11/مارچ 2011ء صفحہ 9)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبات و خطابات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳؍جنوری ۲۰۲۵ء بمطابق ۳؍صلح ۱۴۰۴ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورہ الِ عمران کی آیت ۹۳ کی تلاوت کے بعد مذکورہ آیتِ کریمہ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا: ایک حقیقی مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ کی تلاش میں رہتا ہے، اسے اُن راہوں کی تلاش کرتے رہنا چاہیے جو خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی راہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کے خرچ کرنے کو بھی خدا تعالیٰ نے ایک نیکی قرار دیا ہے۔

اس آیت میں بھی یہی مضمون ہے کہ وہ مال جس سے تم محبت کرتے ہو اگر وہ خدا کی راہ میں خرچ کروگے تو تب یہ بڑی نیکی ہوگی۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر نیکی کا اجر دیتا ہے، لیکن انسان کو کیونکہ مال سے محبت ہوتی ہے اس لیے اس طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا: مال کے ساتھ محبت نہیں ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔ اگر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے ساتھ اس زمانے کا مقابلہ کیا جائے تو افسوس ہوتا ہے کیونکہ جان سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اور اُس زمانے میں جان ہی دینی پڑتی تھی۔ تمہاری طرح وہ بھی بیوی اور بچے رکھتے تھے، جان سب کو پیاری لگتی ہے، مگر وہ ہمیشہ اس بات پر حریص رہتے تھے کہ موقع ملے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کردیں۔

حضورؑ نے فرمایا بے کار اور نکمّی چیزوں کو خرچ کرنے سے کوئی انسان نیکی کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ نصّ صریح ہے کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ جب تک عزیز ترین اور پیاری سے پیاری چیز کو خرچ نہیں کروگے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے؟ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لیے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب، جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنھم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، یوں ہی آسانی سے مل گیا؟

فرمایا: خدا ٹھگا نہیں جاسکتا، مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے تکلیف کی پروا نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت محبت کرتا ہے، اسی لیے علمِ تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر

کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے افراد نے اس راز کو صحیح طور پر سمجھ لیا ہے کہ حقیقی نیکی تک پہنچنے کے لیے اس مال کو خرچ کرنا ضروری ہے جو عزیز ترین مال ہو۔ یہ یقیناً حضرت مسیح موعودؑ کی تربیت کا اثر ہے کہ آج تک یہ قربانی کے معیار ہم دیکھتے چلے جا رہے ہیں، وہ معیار جو صحابہؓ نے قائم کیے اور پھر جن کو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں آپ کے صحابہؓ نے قائم کیا۔ پھر اس کے بعد خلافت کے ہر دَور میں یہ قربانیاں ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ آج تک یہی قربانیاں ہمیں نظر آرہی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیے ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت عطا کی اور اس سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

ایک حدیثِ قُدسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ ہے نہ ڈوبنے کا اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر ہے۔ مَیں تیرا خزانہ پورا تجھے دوں گا اُس دن جب تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔

حضورِ انور نے مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا یعنی مرنے کے بعد جب انسان کو نہیں پتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا تب اللہ تعالیٰ اس مال کے خرچ کرنے سے انسان کی بخشش کے سامان فرمادے گا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بُخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے... قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلے کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ دیکھو! دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندے کے نہیں چلتا۔

سب رسولوں کے وقت چندے جمع کیے گئے پس ہماری جماعت کے لوگوں کو اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دے دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

اس حوالے سے حضورِ انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی قربانیوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پیش فرمائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک موقعے پر حضورؑ کو لکھا کہ حضرت پیر و مرشد مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جب وقفِ جدید اور تحریکِ جدید کی تحریکیں کیں تو بعض بہت غریب لوگوں نے تھوڑی رقمیں پیش کیں، کوئی مرغی لے آیا کوئی انڈے لے آیا کہ ہمارے پاس جو کچھ تھا ہم نے پیش کر دیا۔ اسی ضمن میں حضورِ انور نے حضرت خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی مالی قربانیوں کی تفصیل بیان فرمائی۔

حضورِ انور نے صحابہؓ و بزرگان کی بعض روایات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آج بھی ہمیں یہ نمونے جابجا ملتے ہیں۔ یہ روح ہمیں آج بھی احمدیوں میں نظر آتی ہے۔ اس کے بعد حضورِ انور نے مارشل آئی لینڈز، قازقستان، کیمرون، نائیجر، گیمبیا، تنزانیہ، چیک ری پبلک وغیرہ ممالک کے بعض اخلاص اور قربانی کے واقعات پیش فرمائے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جماعت کے جو بھی اخراجات ہو رہے ہیں، ہمارے دنیا بھر میں جو مشن ہیں، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندے ہی ہیں جو خالص طور پر مرکز میں آتے ہیں، باقی تو مقامی ممالک میں ہی خرچ ہو جاتا ہے، یہ سب خرچ ان ہی چندوں سے ہو رہا ہے۔ افریقی ممالک میں جہاں غربت ہے، گو کہ وہ چندے دیتے ہیں لیکن بوجہ غربت وہاں مساجد ہیں، مشن ہیں ان کو چلانے کے لیے رقم چاہیے ہوتی ہے۔

افریقہ میں اس وقت ۷۹۵۳ر مساجد بن چکی ہیں، اور ۳۰۶ر مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ ۱۸۶۰ر مشن ہاؤسز کام کر رہے ہیں۔ چارسَو مرکزی مبلغین اور دو ہزار سے زیادہ معلمین کام کر رہے ہیں۔

اسی طرح قادیان، ساؤتھ امریکہ، جزائر وغیرہ ممالک میں رقم خرچ ہوتی ہے۔ لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کے اخراجات ہیں۔ یہ سارے خرچ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پورے کرتا ہے۔ بعض دفعہ

حیرانی ہوتی ہے، اور سمجھ نہیں آتی کہ خرچ اتنا زیادہ ہے، اتنے وسیع کام ہیں اور آمد اس کے مقابل پر بہت تھوڑی ہے۔ اگر وقفِ جدید اور تحریکِ جدید کے چندے کو ملالیں تو یہ تیس سے اکتیس ملین پاؤنڈ بنتا ہے۔ اس کے مقابل پر ۱۰۶؍ممالک کے مشنز کو جو سالانہ گرانٹ دی جاتی ہے وہی تقریباً اس کے برابر ہے۔ پھر جامعات ہیں، ایم ٹی اے ہے، مرکز کے اپنے اخراجات ہیں، تو یہ سب اخراجات اللہ تعالیٰ کس طرح پورے کرتا ہے سمجھ نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو یہی فرمایا تھا کہ مال تو مَیں تمہیں دوں گا اور وہ اس وعدے کے مطابق مال دے بھی رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق دے کہ ہم اسے صحیح مصرف میں بھی لاسکیں، اللہ تعالیٰ صحیح خرچ کرنے کی توفیق دے، کبھی اس میں کوئی بے قاعدگی نہ ہو۔

حضورِانور نے وقفِ جدید کے سالِ گذشتہ کی رپورٹ کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا ۶۷واں سال ختم ہوا ہے۔

دورانِ سال جماعت احمدیہ عالمگیر کو خدا تعالیٰ کے حضور ایک کروڑ چھتیس لاکھ اکیاسی ہزار پاؤنڈ یعنی تقریباً ۱۴؍ملین کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔

یہ وصولی گذشتہ سال سے سات لاکھ چھتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ!

حضور انور نے ممالک اور جماعتوں کی پوزیشن بیان فرمائی نیز خطبہ جمعہ کے آخر پر سال نو کی مناسبت سے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:
’’ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔‘‘
(صحیح بخاری کتاب الذکوٰۃ)

حضرت مصلح موعودؓ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا پہ الزام بے وفائی یہ بات محمود پھر نہ کہیو
ہوا تجھے بندہ خدا کیا، خدا خدا کر، خدا خدا کر

کلام محمود

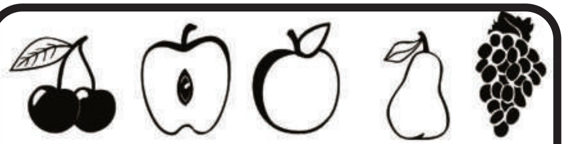

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230
O.A.N. Doors & Steels
All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

حضرت مصلح موعودؓ کا قرآن مجید سے عشق

مکرم حافظ مونس احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کی ازل سے یہ سنت جاری ہے کہ جب بھی وہ دنیا میں کوئی رسول یا نبی بھیجتا ہے تو اپنے فرستادہ کی صداقت ظاہر کرنے کی خاطر اسے آسمانی نشانات سے نوازتا ہے۔ یہ آسمانی نشانات اور پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو بھی ثابت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی صداقت اور سچائی پر بھی مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔

ہمارے اس زمانہ میں جو امت محمدیہ کا دور آخرین ہے اللہ تعالیٰ نے سرور کائنات خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو احیائے اسلام کی خاطر، ایک امتی نبی کے طور پر امام مہدی اور مسیح موعود کا منصب عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ آپ کی آمد کا مقصد حبیب خدا ﷺ کے لائے ہوئے محبوب دین، دین اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنا ہے۔ اس عظیم مقصد کی خاطر آپ نے ساری زندگی وقف کئے رکھی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی جو آپ کے مشن کو لے کر اکناف عالم میں پھیلتی چلی جارہی ہے۔ دنیا کے گوشے گوشے میں عظمت اسلام کا علم لہرا رہا ہے اور شش جہات میں لوگوں کے دل اسلام کی خاطر جیتے جارہے ہیں۔ احیائے اسلام کے ایک بابرکت دور کا آغاز ہو چکا ہے جس کا انتقام عالمگیر غلبہ اسلام کی صورت میں مقدر ہے۔

اسی سنت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے بکثرت ایسی پیشگوئیاں بطور نشان عطا فرمائیں جو اپنے وقت پر بڑی شان سے پوری ہوئیں اور آپ کی صداقت کا نشان ٹھہریں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک عظیم الشان پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق ہے۔ یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار میں شائع فرمائی اور یہ پیشگوئی جو کہ بلاشبہ خوشخبری تھی سنائی کہ خدا تعالیٰ مجھے ایک بیٹا عطا فرمائے گا جس کی ۵۲ صفات ہوں گی۔

انہیں صفات میں ایک صفت یہ بھی ہے کہ ’’تا اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا اور علومِ ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص ۹۵)

یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے۔ یعنی خدا تعالیٰ خود اس کا معلم ہوگا۔ چنانچہ حقیقت ہے کہ اگرچہ حضرت مصلح موعودؓ نے کسی مدرسے کا کوئی ایک امتحان بھی پاس نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے الہامات کشوف اور رؤیا کے ذریعے سے علم قرآن سکھایا اور غیر مذاہب کے مقابل پر ایسے ایسے حقائق و معارف بیان کئے کہ غیر مسلم دنیا کو دم مارنے کی مجال نہ رہی۔ حضرت مصلح موعودؓ ہی کے الفاظ میں اس حقیقت پر روشنی ڈالنا زیادہ مناسب ہوگا۔ آپؓ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

’’میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے اور ایسے علم کا مدعی آجائے جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو اور اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کردوں تو جو اس کا جی چاہے کہے۔ ضرورت کے وقت ہر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلہ میں ٹھہر سکے۔‘‘

(ملائکۃ اللہ صفحہ ۵۳)

نیز فرمایا:۔

’’میں ابھی چھوٹا ساتھا میری عمر پندرہ سولہ سال کی ہوگی کہ میں نے رویا میں دیکھا۔ ایک وجود میرے سامنے آیا اور کہنے لگا میں خدا کا فرشتہ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہیں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھادوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ وہ سکھاتا گیا سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا۔ یہاں تک جب ایاک نعبد و ایاک نستعین تک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جس قدر مفسرین گذرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے لیکن میں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا سکھاؤ۔ اور وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھادی۔‘‘

(الموعود صفحہ ۸۴)

الغرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی اصل تربیت وتعلیم ہوئی یعنی فرشتوں کے ذریعہ قرآنی علوم و معارف آپؓ کو سکھائے گئے۔ آپؓ کے علم القرآن کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۰۶ء میں آپ نے پہلی پبلک تقریر کی۔ یہ پُرمعارف تقریر جو آپؓ نے صرف ۱۷ برس کی عمر میں فرمائی تھی ردِ شرک میں تھی اور ’’چشمہ توحید‘‘ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ اس تقریر کے دوسرے حصہ میں آپؓ نے سورہ لقمان کے دوسرے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ آپؓ نے بعد میں اس تقریر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

’’اب میں خود اس تقریر کو پڑھ کر حیران ہوجاتا ہوں کہ وہ باتیں کس طرح میرے منہ سے نکلیں اور اگر اب بھی وہ باتیں بیان کروں تو یہی سمجھوں گا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے سمجھائی ہیں۔‘‘

(سیّدنا مصلح موعودؓ نمبر جون، جولائی ۲۰۰۸ء)

حضرت مصلح موعودؓ کو قرآن کی تلاوت کرنے اور اس کی آیات پر غور وخوض کرنے کا تو گویا عشق تھا چنانچہ آپؓ اپنے عشق قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’ہم نے قرآن کے صرف لفظوں کو نہیں دیکھا بلکہ ہم خود اس کی محبت کی آگ میں داخل ہوئے۔ اور وہ ہمارے وجود میں داخل ہو گئی۔ ہمارے دلوں نے اس کی گرمی کو محسوس کیا اور لذت حاصل کی۔ ہماری حالت اس شخص کی نہیں جو دیکھتا ہے کہ بادشاہ باغ کے اندر گیا ہے اور وہ باہر کھڑا اس بات کا انتظار کرتا ہے کہ کب بادشاہ باہر نکلے تو میں اس کی دست بوسی کروں بلکہ ہم نے خود بادشاہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور باغ کے اندر داخل ہوئے اور روش روش پھرے اور پھول پھول دیکھا.....خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ علوم عطاء فرمائے ہیں کہ جن کی روشنی میں ہم نے دیکھ لیا کہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور محمد ﷺ ایک زندہ رسول ہے۔‘‘

(الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۲۴ء)

آپؓ کے عشقِ قرآن کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد فرماتے ہیں: ۔

’’ایک روز حضرت مصلح موعود گھر کے دالان میں ٹہل رہے تھے اور ہم بچے بھی گھر میں موجود تھے آپؓ نے ہمیں بلایا اور فرمانے لگے کہ قرآن ایک بہت بڑا خزانہ ہے۔ جیسے سمندر میں غوطہ خور غوطہ مارتا ہے تو جو بہت محنت کرتا ہے موتی نکال کر لے آتا ہے اور جو تھوڑی محنت کرتا ہے سیپی ہی نکال لاتا ہے۔ اس طرح تمہیں ابھی سے قرآن کریم پر غور وفکر کی عادت ڈالنی چاہیے اور موتی نہیں تو سیپی ہی نکال کر لے آؤ۔ اس واقعہ سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضور کو قرآن سے کس قدر عشق تھا۔‘‘

(ماہنامہ خالد فروری ۱۹۹۱ء صفحہ ۱۲)

اس سلسلہ میں یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ آپؓ کی خدمت قرآن بھی آپؓ کے عشق قرآن کے پہلو کو واضح اور سورج کی طرح روشن کر دیتی ہے۔ سب سے پہلے آپؓ نے قرآن مجید کا درس دینا شروع کیا اور کم وبیش ۲ ہزار خطبات جمعہ، جلسہ سالانہ اور عیدین کی تقاریر وخطبات کے علاوہ خدام انصار، اطفال ولجنات اور مجلس تشحیذ الاذہان اسی طرح مدرسہ احمدیہ، جامعہ احمدیہ، جامعتہ المبشرین مجلس ارشاد، نیشنل کورس، انجمن ترقی اسلام، انجمن اشاعت اسلام، کشمیر کمیٹی وغیرہ کی مختلف تقاریب اور جلسوں میں حضور نے ہزاروں پر معارف تقاریر و مضامین قرآن مجید کی تفسیر پر ارشاد فرمائے۔

آپؓ کی درج ذیل کتب بھی خاص اہمیت کی حامل ہیں جس میں سے ''تفسیر کبیر''میں تو آپؓ نے قرآن کریم کی نہایت پر معارف تفسیر بیان فرمائی ہے۔ ہر آیت کا اگلی آیت سے ربط بیان فرمایا ہے۔ ہر آیت کی مفصل حلِ لغت۔ اور خدا تعالیٰ، قرآن، اسلام اور بانی اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے مفصل و مدلل دندان شکن جوابات دیئے ہیں۔ وہیں اس کے برعکس ''تفسیر صغیر'' قرآن کریم کا نہایت ہی پیارا ترجمہ ہے اور جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں نہایت ہی مختصر اور جامع تفسیر بھی شامل ہے اس کا ترجمہ قرآنی محاورہ کو مدِنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ دیباچہ آپؓ نے نہایت قلیل وقت میں لکھوایا تھا۔ آپؓ نے اس میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دئے ہیں اور ضرورتِ قرآن کے مضموں پر نہایت ہی پیارے رنگ میں بحث فرمائی ہے اور بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے واقعات پیدائش سے لے کر وصال تک نہایت ہی پیارے انداز میں بیان فرمائے ہیں۔

انہیں تفاسیر کو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا روشن باب قرار دیتے ہوئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے عشق قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حضرت سیّدہ مریم صدیقہ (ام متین) حرم حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتی ہیں:

''اسی طرح قرآن کریم سے جو آپؓ کو عشق تھا اور جس طرح آپؓ نے اس کی تفسیریں لکھ کر اس کی اشاعت کی وہ تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہے۔ خدا تعالیٰ کی آپؓ کے متعلق پیشگوئی ہے کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جن دنوں میں تفسیر کبیر لکھی نہ آرام کا خیال تھا نہ سونے کا نہ کھانے کا، بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہوجائے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھے ہیں تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح اذان ہوگئی اور لکھتے چلے گئے۔ تفسیر صغیر تو لکھی ہی آپؓ نے بیماری کے پہلے حملے کے بعد یعنی ۱۹۵۶ء میں۔ طبیعت کافی کمزور ہو چکی تھی گو یورپ سے واپسی کے بعد صحت ایک حد تک بحال ہو چکی تھی مگر پھر بھی کمزوری باقی تھی ڈاکٹر کہتے تھے کہ آرام کریں، فکر نہ کریں، زیادہ محنت نہ کریں لیکن آپؓ کو ایک دھن تھی کہ قرآن کے ترجمہ کا کام ختم ہوجائے بعض دن صبح سے شام ہوجاتی اور لکھواتے رہتے۔ کبھی مجھ سے املاء کرواتے۔ مجھے گھر کا کام ہوتا تو مولوی یعقوب صاحب مرحوم کو لکھواتے رہے۔ آخری صورتیں لکھوا رہے تھے غالباً انتیسواں پارہ تھا یا آخری شروع ہو چکا تھا (ہم لوگ نخلہ میں تھے وہیں تفسیر مکمل ہوئی تھی) کہ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا میرا دِل چاہتا تھا کہ متواتر کئی دنوں سے مجھے ہی ترجمہ لکھوا رہے ہیں میرے ہاتھوں ہی یہ مقدس کام ختم ہو۔ مَیں بخار میں مجبور تھی ان سے کہا کہ میں نے دوائی کھالی ہے آج یا کل بخار اتر جائے گا دو دن آپ بھی آرام کرلیں۔ آخری حصہ مجھ سے ہی لکھوائیں تا کہ میں ثواب حاصل کرسکوں۔ نہیں مانے کہ میری زندگی کا کیا اعتبار۔ تمہارے بخار اُترنے کے انتظار میں اگر مجھے موت آجائے تو؟ سارہ دن ترجمہ اور نوٹس لکھواتے رہے اور شام کے وقت تفسیر صغیر کا کام ختم ہوگیا۔''

(الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۶۶ء)

آپ کی تبحر علمی اور معارف قرآنی نے جہاں اپنوں پر گہرے نقوش چھوڑے وہاں غیروں کو بھی اعتراف کرنے پر مجبور کیا جو اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ وہ وجود جس کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اس کا آنے کا ایک یہ مقصد ہے کہ ''تا دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو'' وہ موعود وجود آپؓ ہی ہیں۔ چند ایک حوالے پیش خدمت ہیں۔

اردن کے اخبار ''الأردن'' نے ۲۱نومبر ۱۹۴۸ء کے شمارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کے انگریزی ترجمہ و تفسیر قرآن پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:۔

''حضرت امام جماعت احمدیہ دین کے رموز و حقائق اور اس کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور روحانیت سے متعلق جملہ علوم سے غیر معمولی طور پر بہرہ ور ہیں۔ اور دین کے بارہ میں بھر پور علم رکھتے ہیں۔ جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنان اسلام کا بخوبی رد کیا ہے۔ بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور اس کے

اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا ہے۔

(الاردن ۲۱ نومبر ۱۹۴۸ء)

اسی طرح مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر ’’صدق جدید‘‘ لکھنو آپؓ کی وفات پر آپؓ کی خدمات قرآنیہ پر خراج تحسین وعقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا:۔

’’قرآن وعلوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق ومعارف کی جو تشریح تعیین، ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے۔‘‘

(صدق جدید لکھنو ۱۸ نومبر ۱۹۹۵ء)

آہ! وہ علوم فنون کا سرچشمہ۔ وہ میدان خطاب کا عظیم شہسوار آج ہم میں نہیں ہے۔ مگر آپ کا نام اور کام تو ہمیشہ مہر تاباں کی طرح فروزاں رہے گا۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔

’’گو میں مرجاؤں گا مگر میرا نام بھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ میرا نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔‘‘ (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء)

آخر میں دعا ہے کہ: ۔

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے۔ آمین

پیشگوئی مصلح موعود حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

از مکرم سعید احمد ڈار صاحب داعی خصوصی جموں کشمیر

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کی صداقت کے جو نشان عطا فرمائے ان میں ایک بہت بڑا نشان پیشگوئی مصلح موعود ہے۔ اس پیشگوئی کا پس منظر کیا تھا؟ اس کی کتنی اہمیت اور عظمت ہے؟ اور اس پیشگوئی سے کون مراد ہے؟ ان تمام سوالوں کے جوابات اور تفصیل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں موجود ہے۔ خاکسار اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے مطابق پیشگوئی کے بعض عناصر پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ وباللہ توفیق

پیشگوئی کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعودؑ پیشگوئی مصلح موعود کی نسبت اشتہار واجب الاظہار، ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء میں تحریر فرماتے ہیں: ’’آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشاں ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے... مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہٖ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟‘‘

(اشتہار واجب الاظہار ۲۲/مارچ ۱۸۸۶ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۵ مطبوعہ لندن)

حضرت مصلح موعودؓ کا بلند مقام و مرتبہ بطور مثیل ابن مریم

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے خدائی فرمودات کی روشنی میں پسر موعود کو مثیل ابن مریم قرار دیا۔ فرمایا: ’’اگر ظاہر پر ہی ان بعض مختلف حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالتِ موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جائے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو اس عاجز کے ایک ایسے کامل متبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیلِ مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو۔... اُس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۸)

پھر اسی کتاب میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ’’خدائے تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریّت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کی زنجیروں میں

مقید ہیں رہائی دے گا۔فرزند دلبند گرامی وار جمند مظہر الحق والعلاء کانّ اللہ نزل من السماء‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۰)

مصلح موعودؓ بطور مثیل مسیح موعودؑ

پسر موعود کو خدا تعالیٰ نے حسن واحسان میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا نظیر قرار دیا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:’’خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق والعلا ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا‘‘

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۱تا۱۸۲)

مصلح موعودؓ بطور خلیفۃ المسیح الموعود

حضرت مسیح موعودؑ نے خدائی وعدوں کے مطابق متعدد تحریرات میں اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ مصلح موعود حضورؑ کا جانشین اور خلیفہ ہو گا۔حضرت مسیح موعودؑ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:’’میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۴)

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ علم الرؤیا کی رو سے مسجد سے جماعت مراد ہوتی ہے۔ اور مسجد پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نام لکھا دیکھنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ جماعت کے امام ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے متعدد جگہ پر اپنی خلافت کا موعود خلافت کے الفاظ میں ذکر فرمایا ہے یعنی یہ کہ نہ صرف آپ کی خلافت قدرت ثانیہ کی عمومی پیشگوئی کے تحت تھی بلکہ آپ کی خلافت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی خصوصی پیشگوئیاں اور وعدے بھی ہیں۔

اس ضمن میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی ایک روایت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب انجمن کا قیام ہو رہا تھا، ان دنوں انجمن کے ممبران کے انتخاب یا قوانین کے بارے میں کوئی میٹنگ ہو رہی تھی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ بار بار اندر آکر حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع دیتے اور ہدایات لیتے۔ اس دوران حضورؑ، حضرت اماں جانؓ والے دالان میں ٹہل رہے تھے۔ آخری بار جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بات بتا کر واپس گئے تو حضور سیڑھیوں کے پاس کھڑے ہو گئے۔حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ بھی پیچھے چلتے چلتے حضورؑ کے پیچھے کھڑی ہو گئیں اور ممکن ہے کہ حضورؑ نے قدموں کی چاپ پہچان لی ہو۔حضورؑ نے وہیں کھڑے کھڑے پیچھے دیکھے بغیر بظاہر حضرت اماں جانؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

’’کبھی تو ہمارا دل چاہتا ہے کہ محمود کی خلافت کی بابت ان لوگوں کو بتا دیں پھر میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت میں خود ہی ظاہر ہو جائے گا۔‘‘

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ حلفاً بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بعینہٖ ایسے ہی وقوع ہوا اور ایک ایک لفظ ایسے ہی ارشاد فرمایا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۶۰)

پسر موعود کی تعیین کے متعلق بعض ارشادات

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بہت سی تحریرات سے پتہ لگتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو پسر موعود سمجھتے تھے اور آپ نے اپنی تحریرات میں اس بارے میں بعض اشارے بھی فرمائے۔حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے کسی بیٹے کو پسر موعود قرار نہیں دیا سوائے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو آپ علیہ السلام حضرت

مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو خدائی اشاروں کے موافق پسر موعود سمجھتے تھے۔ یہاں یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی پیدائش کے وقت بھی حضورؑ نے اس احتمال کا اظہار کیا تھا کہ ممکن ہے یہی بیٹا پسر موعود ہو اور اسی بنا پر آپ کا نام بھی بشیر اور محمود رکھا گیا۔ مگر ساتھ ہی وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابھی خدا تعالیٰ نے یہ معاملہ نہیں کھولا کہ یہی بیٹا پسر موعود ہے یا وہ ۹ سالہ میعاد میں کسی اور وقت پیدا ہوگا۔ مگر بعد ازاں حضورؑ کے بعض اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کو ہی پسر موعود سمجھتے تھے۔ آپؑ اپنی کتاب سراج منیر میں تحریر فرماتے ہیں:

''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۶)

پھر حضرت مسیح موعودؑ ضمیمہ انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں:

''محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے''

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۹)

پھر آپؑ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:

''جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے بعض نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۳)

ان تحریرات سے جہاں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت اور حضرت مصلح موعودؓ کے اعلیٰ اور ارفع مقام کا پتہ چلتا ہے وہیں یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی ہیں۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

خصوصی عطایا و درخواست دعا

رسالہ ہذا کے اس شمارہ کے اخراجات مکرم پی جے سلیمان صاحب آف کوئمبتور نے ادا کئے ہیں لہٰذا موصوف کے اموال و نفوس کاروبار میں غیر معمولی برکت کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

جزاکم اللہ

خاکسار صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی قبولیت دعا کے چند ایمان افروز واقعات

از مکرم نجیب اللہ نائک صاحب مربی سلسلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زندگی میں دعاؤں کی قبولیت کے بے شمار ایمان افروز واقعات ملتے ہیں جو اللہ کے خصوصی فضل و کرم کا مظہر ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں میں ایک خاص روحانی طاقت تھی، جس کا اثر نہ صرف آپؓ کی ذاتی زندگی بلکہ جماعت احمدیہ کے افراد کی زندگیوں میں بھی معجزانہ طور پر ظاہر ہوا۔ یہ واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے منتخب بندوں کی دعاؤں کو قبول کر کے ان کی زندگیوں میں برکت اور شفایابی کی راہیں کھولتا ہے۔ اس مضمون میں حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کی قبولیت کے کچھ ایسے ایمان افروز واقعات پیش کیے جائیں گے جو ہمارے ایمان کو مزید پختہ کرتے ہیں اور دعا کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لیے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لیے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کرے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔"

(منصبِ خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 49)

معجزانہ رنگ میں قرض اتر گیا

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب "حیات قدسی" میں تحریر فرماتے ہیں:

میں نے قادیان میں اپنا ایک مکان بنوایا اور مکان بنوانے کے لیے بعض احباب سے قرض لیا تو میں پریشان تھا اور چاہتا تھا کہ یہ قرض جلد اتر جائے۔ چنانچہ میں نے رمضان المبارک کے مہینہ میں خصوصیت سے قرض کی ادائیگی کی بابت دعا شروع کی جب دعا کرتے آٹھواں دن ہوا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہم کلام ہوا اور اس پیارے محبوب مولا نے مجھ سے ان الفاظ میں کلام فرمایا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا قرضہ جلد اتر جائے۔ تو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو بھی شامل کرالے۔ اس کے بعد جلد معجزانہ رنگ میں یہ قرض اتر گیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی صفحہ 269-268)

بچہ اس موذی بیماری سے تندرست ہو گیا

محترمہ سعدیہ خانم صاحبہ لکھتی ہیں:

"میرا لڑکا روز پیدائش سے ہی بیمار اور کمزور رہنے لگا تھا۔ یہ 1955ء کی بات ہے صرف بیس دن کا تھا کہ اسے نمونیا ہوا اور پھر سال ڈیڑھ سال کے اندر چار دفعہ لگاتار اس کا حملہ ہوا۔ علاج معالجہ میں کمی نہ تھی لیکن آئے دن اس کی بیماری سے سخت پریشانی رہتی تھی۔ ایک دن عصر کے وقت جبکہ حضور نے نماز پڑھانے کے لیے آنا تھا میرے میاں بچے کو لے گئے۔ جب حضور قصر خلافت سے باہر تشریف لائے تو میرے میاں نے آگے بڑھ کر عرض کیا۔ حضور دعا فرما دیں۔ اس پر حضور نے ازراہ شفقت بچے کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی اور پھر بفضلہ تعالیٰ بچہ اس موذی بیماری سے تندرست ہو گیا اور آج تک اس کے دوبارہ حملہ سے محفوظ ہے۔ فالحمد للہ۔"

(ماہنامہ مصباح ستمبر 1962ء بحوالہ الفضل 24 مئی 2010ء صفحہ 5)

میرے جیسے مردہ کی مانند مریض کو شفایاب کر دیا

مکرم ملک حبیب اللہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز لکھتے ہیں:

’’شجاع آباد کے قیام کے دوران مجھے ایک ایسا مرض لاحق ہو گیا کہ جس نے مجھے بالکل نڈھال اور مردہ کی مانند کر دیا۔ تھوڑے تھوڑے دنوں کے بعد پیٹ میں اتنا شدید درد اٹھتا کہ میں بے ہوش ہو جاتا۔ تقریباً دو سال میں نے ہر قسم کے علاج کیے لیکن حالت خراب ہو گئی۔ آخر تنگ آ کر میں نے امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ٹیسٹ ہوئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ میرے پتّہ اور اپنڈیکس ہر دو کا آپریشن ہو گا۔ اس سے مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی اور میں ایک دن بلا اجازت ہسپتال سے چلا گیا اور قادیان پہنچا اور حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا حضورؓ ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ‘‘ نے توجہ سے سن کر فرمایا کہ:

آپ کو اپنڈے سائٹس تو قطعاً نہیں ہاں پتّہ میں نقص ہے آپ علاج کرائیں میں دعا کروں گا انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میں تندرست ہو جاؤں گا۔ چنانچہ میں اپنی ملازمت پر واپس چلا آیا اور ملتان کے ایک حکیم صاحب سے معمولی ادویات لے کر استعمال کرنا شروع کیں۔ تین چار ماہ کے بعد بیماری کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ حالانکہ اس سے قبل تقریباً دو سال یونانی اور انگریزی ادویات استعمال کر چکا تھا۔ پس یہ صرف حضورؓ کی دعا کا معجزانہ اثر تھا جس نے میرے جیسے مردہ کی مانند مریض کو شفایاب کر دیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک مجھے پیٹ کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ غذا کے معاملہ میں سخت بدپرہیزی کرتا رہا ہوں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 20 مارچ 1966ء صفحہ 5)

نئی زندگی حاصل ہوگئی

مکرم سیٹھ عبد اللہ بھائی اللہ دین صاحب لکھتے ہیں:

’’1918ء میں میں نے اپنے لڑکے علی محمد صاحب اور سیٹھ اللہ دین ابراہیم بھائی نے اپنے لڑکے فاضل بھائی کو تعلیم کے لیے قادیان روانہ کیا۔ علی محمد نے 1920ء میں میٹرک پاس کر لیا ان کو لندن جانا تھا۔ دونوں لڑکے مکان میں واپس آنے کی تیاری کر رہے تھے کہ یکایک فاضل بھائی کو TYPHOID بخار ہو گیا۔ نور ہاسپٹل کے معزز ڈاکٹر جناب حشمت اللہ صاحب اور حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے ہو سکا سب کچھ کیا طبیعت درست بھی ہو گئی مگر بدپرہیزی کے سبب پھر ایسی بگڑی کہ زندگی کی کوئی امید نہ رہی۔ جب یہ خبر حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کو پہنچی تو حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) خود بورڈنگ میں تشریف لائے اور بہت دیر تک دعا فرمائی۔ اس کے بعد طبیعت معجزانہ طور پر سدھرنے لگی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے فاضل بھائی کو نئی زندگی حاصل ہو گئی۔ یقیناً حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ موت نہیں ٹلتی مگر دعا سے۔ یہ حقیقت ہم نے صاف طور پر اپنی نظر سے دیکھ لی۔ الحمد للہ‘‘

(الحکم دسمبر 1939ء جوبلی نمبر صفحہ 37)

حضرت مصلح موعودؓ کی دعا کی قبولیت کے یہ دلچسپ اور ایمان افروز واقعات ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ دعا میں کتنی طاقت ہوتی ہے، خاص طور پر جب وہ اللہ کے منتخب بندے کی زبان سے نکلتی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیں نہ صرف فردی زندگیوں میں تبدیلی لاتی تھیں، بلکہ جماعت احمدیہ کے افراد کے لیے بھی اللہ کی طرف سے براہ راست مدد اور رحمت کا سبب بنتی تھیں۔ ان واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ کی رضا اور دعا کی قبولیت کے لیے سچے دل سے دعا کرنا ضروری ہے، اور اس میں اللہ کی بے شمار برکتیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی دعاؤں میں سچی اور پختہ نیت کے ساتھ اللہ کے حضور حاضر ہوں، تاکہ ہم بھی اپنی زندگیوں میں اس کی مدد اور برکتیں محسوس کر سکیں۔

گوشۂ ادب

تعارف کلام محمود
از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعودؓ نہ صرف ایک فصیح و بلیغ مقرر اور منجھے ہوئے لکھاری تھے بلکہ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ ان کا شعری مجموعہ ’’کلام محمود‘‘ اردو ادب اور اسلامی شاعری میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی دو سو سے زیادہ نظموں کے علاوہ قطعات، الہامی مصرعوں اور دیگر اشعار کو شامل کیا گیا ہے۔ ہر نظم کے نیچے اس کا ماخذ و حوالہ بھی درج کیا گیا ہے، جو اس کلام کے عمیق علمی اور دینی پس منظر کو واضح کرتا ہے۔

کلام محمود کا ادب و فکر سے بھرپور یہ مجموعہ آپ کے دیگر لٹریچر کی طرح بے حد وسیع، متنوع اور گہرائی میں ڈوبے ہوئے موضوعات سے آراستہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی شاعری میں انسان کی روحانی کیفیات، دنیا و آخرت کی حقیقتیں، اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کی اہمیت کو نہایت دلنشین انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ کا کلام غیر معمولی جاذبانہ کیفیت سے سرشار ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی شاعری میں عموماً دینی اور روحانی مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے، جس میں اللہ کی رضا کی جستجو، ایمان کی پختگی اور اخلاقی ترقی کو انتہائی اثر انگیز اور دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ کے کلام میں مسلمانوں کی فلاح، انسانیت کی خدمت اور حبّ اللہ اور حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے۔

پس کلام محمود نہ صرف اردو شاعری کا ایک اہم ذخیرہ ہے بلکہ ہر شعر میں ایمان کی سچائی اور روحانیت کی لطافت کا پیغام ہے۔ یہ کلام ایک ایسے ادبی اور روحانی سفر کی مانند ہے جو انسان کو اعلیٰ اخلاق، دینی تعلیمات اور ربّ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

نظم

ساغرِ حُسن تو پُر ہے کوئی مَے خوار بھی ہو
ہے وہ بے پردہ کوئی طالبِ دیدار بھی ہو
وَصل کا لُطف تبھی ہے کہ رہیں ہوش بجا
دل بھی قبضہ میں رہے پہلو میں دلدار بھی ہو
رسمِ مخفی بھی رہے اُلفتِ ظاہر بھی رہے
ایک ہی وقت میں اِخفا بھی ہو اظہار بھی ہو
عشق کی راہ میں دیکھے گا وہی روئے فلاح
جو کہ دیوانہ بھی ہو عاقل و ہشیار بھی ہو
اس کا دَر چھوڑ کے کیوں جاؤں کہاں جاؤں مَیں
اور دُنیا میں کوئی اس کی سی سرکار بھی ہو
ہمسری مجھ سے تجھے کِس طرح حاصل ہو عَدُو
حال پر تیرے او ناداں نظرِ یار بھی ہو
بات کیسے ہو مؤثر جو نہ ہو دل میں سوز
روشنی کیسے ہو دل مہبطِ انوار بھی ہو
یُونہی بے فائدہ سر مارتے ہیں وَید و طبیب
اُن کے ہاتھوں سے جو اچھا ہو وہ آزار بھی ہو
دَرد کا میرے تو اے جان فقط تم ہو علاج
چارۂ کار بھی ہو مَحرمِ اَسرار بھی ہو
دِل میں اک دَرد ہے پر کس سے کہوں مَیں جا کر
کوئی دُنیا میں مِرا مُونس و غمخوار بھی ہو
سالکِ راہ یہی ایک ہے منہاجِ وصُول
عشقِ دِلدار بھی ہو صحبتِ ابرار بھی ہو

(اخبار الفضل جلد 8۔ 06/ جنوری 1921ء)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال: جرمنی سے ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ جماعت کی ایک ویب سائٹ پر مذہبی جنگوں میں پکڑی جانے والی لونڈیوں کے بارے میں ایک آرٹیکل موجود ہے جس کے مطابق ان لونڈیوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے سے قبل نکاح کی ضرورت نہیں، جبکہ یہ موقف حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیر کبیر میں بیان موقف کے خلاف ہے۔ نیز یہ موقف تبلیغی رابطوں اور بعض احمدیوں کے لیے بے چینی کا باعث بنتا ہے۔

اسی طرح ایک اور خاتون نے لکھا کہ قرآن کریم میں جو آیا ہے کہ ''جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے'' اس بارے میں مجھے کچھ پریشانی ہے۔ میں بطور ایک عورت کے مطمئن نہیں ہو پا رہی، کیونکہ اسلام میں زنا سے منع فرمایا گیا ہے اور وہ عورتیں بھی کسی کی بیویاں ہوسکتی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا ان کے ساتھ تعلق ان کی مرضی کے ساتھ ہوتا تھا یا مرضی کے بغیر بھی اجازت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوبات مورخہ ۶؍ جون ۲۰۲۲ء اور مورخہ ۲۰؍ مارچ ۲۰۲۳ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس مسئلہ کی اچھی طرح وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے کئی غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں جن کی تردید حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں فرمائی ہے اور آپ کے خلفاء بھی حسب موقع وقتاً فوقتاً اس کی تردید کرتے رہے اور اصل تعلیم بیان فرماتے رہے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ اسلام برسر پیکار دشمن کی عورتوں کے ساتھ صرف اس وجہ سے کہ وہ برسر پیکار ہیں قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ جو بھی دشمن ہے ان کی عورتوں کو پکڑ لاؤ اور اپنی لونڈیاں بنالو۔

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جب تک خون ریز جنگ نہ ہو تب تک کسی کو قیدی نہیں بنایا جاسکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (الانفال: ۶۸) کسی نبی کے لیے جائز نہیں کہ زمین میں خون ریز جنگ کیے بغیر قیدی بنائے تم دنیا کی متاع چاہتے ہو جبکہ اللہ آخرت پسند کرتا ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

پس جب خون ریز جنگ کی شرط لگا دی تو پھر میدان جنگ میں صرف وہی عورتیں قیدی کے طور پر پکڑی جاتی تھیں جو محاربت کے لیے وہاں موجود ہوتی تھیں۔ اس لیے وہ صرف عورتیں نہیں ہوتی تھیں بلکہ حربی دشمن کے طور پر وہاں آئی ہوتی تھیں۔

علاوہ ازیں جب اس وقت کے جنگی قوانین اور اس زمانہ کے رواج کو دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اس زمانہ میں جب جنگ ہوتی تھی تو دونوں فریق ایک دوسرے کے افراد کو خواہ وہ مرد ہوں یا بچے یا عورتیں قیدی کے طور پر غلام اور لونڈی بنا لیتے تھے۔ اس لیے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (الشوریٰ: ۴۱) کے تحت ان کے اپنے ہی قوانین کے تابع جو کہ فریقین کو تسلیم ہوتے تھے، مسلمانوں کا ایسا کرنا کوئی قابل اعتراض امر نہیں ٹھہرتا۔ خصوصاً جب اسے اس زمانہ، ماحول اور علاقہ کے قوانین کے تناظر میں دیکھا جائے۔ اس زمانہ میں برسر پیکار فریقین اس وقت کے مروجہ قواعد اور دستور کے مطابق ہی جنگ کر رہے ہوتے تھے۔ اور جنگ کے تمام قواعد فریقین پر مکمل طور پر چسپاں ہوتے تھے، جس پر دوسرے فریق کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ یہ امور قابل اعتراض تب ہوتے جب مسلمان ان مسلمہ قواعد سے انحراف کر کے ایسا کرتے۔

اس کے باوجود قرآن کریم نے ایک اصولی تعلیم کے ساتھ ان تمام جنگی قواعد کو بھی باندھ دیا۔ فرمایا فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى

عَلَیۡکُمۡ (البقرۃ:۱۹۵) یعنی جو تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی ہو۔ پھر فرمایا فَمَنِ اعۡتَدٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ (المائدۃ:۹۵) یعنی جو اس کے بعد حد سے تجاوز کرے گا اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

یہ وہ اصولی تعلیم ہے جو سابقہ تمام مذاہب کی تعلیمات پر بھی امتیازی فضیلت رکھتی ہے۔ بائبل اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ میں موجود جنگی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو ان میں دشمن کو تہس نہس کر کے رکھ دینے کی تعلیم ملتی ہے۔ مرد عورت تو ایک طرف رہے ان کے بچوں، جانوروں اور گھروں تک کو لوٹ لینے، جلا دینے اور ختم کر دینے کے احکامات ان میں ملتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے ان حالات میں بھی جبکہ فریقین کو اپنے جذبات پر کوئی قابو نہیں رہتا اور دونوں ایک دوسرے کو مارنے کے درپے ہوتے ہیں اور جذبات اتنے مشتعل ہوتے ہیں کہ مارنے کے بعد بھی جذبات سرد نہیں پڑتے اور دشمن کی لاشوں کو پامال کر کے غصہ ٹھنڈا کیا جاتا ہے، ایسی تعلیم دی کہ گویا منہ زور گھوڑوں کو لگام ڈالی ہو اور صحابہؓ نے اس پر ایسا خوبصورت عمل کر کے دکھایا کہ تاریخ ایسے سینکڑوں قابل رشک واقعات سے بھری پڑی ہے۔

اُس زمانہ میں کفار مسلمان عورتوں کو قیدی بنا لیتے اور ان سے بہت ہی ناروا سلوک کرتے۔ قیدی تو الگ رہے وہ تو مسلمان مقتولوں کی نعشوں کا مُثلہ کرتے ہوئے ان کے ناک کان کاٹ دیتے تھے۔ ہندہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبانا کون بھول سکتا ہے۔ لیکن ایسے مواقع پر بھی مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ ہر چند کہ وہ میدان جنگ میں ہیں لیکن پھر بھی کسی عورت اور کسی بچے پر تلوار نہیں اٹھانی اور مُثلہ سے مطلقاً منع فرما کر دشمنوں کی لاشوں کی بھی حرمت قائم فرمائی۔

پھر اس بارے میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ آغاز اسلام میں عرب کے معاشرہ میں دو قسم کی لونڈیاں پائی جاتی تھیں، ایک وہ جو جنگوں کے علاوہ بعض اَور ذرائع سے مسلمانوں کی ملکیت میں آئی ہوئی تھیں، ایسی لونڈیوں کے بارے میں اسلام نے تعلیم دی کہ جو مسلمان اپنی ملکیت میں موجود لونڈی کی بہترین تعلیم و تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کی مرضی سے اس سے نکاح کر لے تو ایسے مسلمان کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العلم بَاب تَعۡلِیمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهۡلَهُ)

ایسی لونڈیوں کے ساتھ کسی مسلمان کو نکاح کے بغیر جسمانی تعلق قائم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی تھی، جیسا کہ حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد میں بھی اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ ایسی لونڈی کی تعلیم و تربیت کرنے کے بعد اسے آزاد کر دیا جائے۔ اور جب کوئی عورت آزاد ہو جائے تو نکاح کے لیے اس کی مرضی لازمی شرط ہے۔

اور دوسری قسم کی وہ لونڈیاں تھیں جو اس زمانہ کے حالات میں جبکہ دشمن اسلام مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلموں کا نشانہ بناتے تھے اور اگر کسی غریب مظلوم مسلمان کی عورت ان کے ہاتھ آ جاتی تو وہ اسے لونڈی کے طور پر اپنی عورتوں میں داخل کر لیتے تھے۔ چنانچہ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا۔ (الشوریٰ:۴۱) کی قرآنی تعلیم کے مطابق ایسی عورتیں جو اسلام پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کے لیے آتی تھیں اور اُس زمانہ کے رواج کے مطابق جنگ میں بطور لونڈی کے قید کر لی جاتی تھیں۔ اور پھر دشمن کی یہ عورتیں جب تاوان کی ادائیگی یا مکاتبت کے طریق کو اختیار کر کے آزادی حاصل نہیں کرتی تھیں اور انہیں مجاہدین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا تو اس مجاہد کا اس لونڈی سے جسمانی تعلق قائم کرنا مذکورہ بالا تعلیم اور رسم و رواج کے مطابق درست ہوتا تھا۔ باقی جہاں تک ان لونڈیوں سے نکاح کا معاملہ ہے تو اس بارے میں دو آرا ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے تفسیر کبیر میں بیان فرمودہ ایک موقف کے مطابق ایسی لونڈیوں کے ساتھ جسمانی تعلق سے قبل نکاح ضروری تھا۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۳۰) اور یہی موقف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۴۱۸)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن قسط نمبر 57)

باقی انشاء اللہ آئندہ

فتاویٰ مصلح موعودؓ

ایک ساتھ تین طلاقیں یا زائد دی گئیں، ان کا حکم

ہمارے ملک میں عام رواج ہے کہ معمولی سے جھگڑے پر وہ اپنی بیوی کو کہہ دیتے ہیں تمہیں تین طلاق تمہیں تین ہزار طلاق تمہیں تین کروڑ طلاق تمہیں تین ارب طلاق۔ یہی رواج حضرت عمر کے زمانہ میں بھی عربوں میں ہو گیا۔ اب ملاں کیا کہتا ہے کہ مرد کے تین طلاق کہنے پر تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ اسلام نے اس بیوقوفی کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ اس طریق کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ جس طہر میں خاوند بیوی کے پاس نہ گیا ہو اس طہر میں طلاق دی جائے۔ اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ اس طہر میں وہ اپنی بیوی کے پاس گیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

پھر آج کل کا ملاں کہتا ہے کہ تین دفعہ یکدم طلاق دینے کے بعد عورت سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ اگر ایک عورت کو دس ہزار دفعہ بھی یکدم طلاق دے دی جائے تو وہ ایک ہی طلاق شمار کی جائے گی اور اس کے بعد عدت میں اسے رجوع کا اختیار حاصل ہو گا۔ اگر مرد اس عرصہ میں رجوع نہیں کرتا اور عدت گزر جاتی ہے تو عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی اور دوبارہ تعلق صرف نکاح سے ہی قائم ہو سکے گا۔ لیکن اگر نکاح کے بعد مرد پھر کسی وقت عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور عدت میں رجوع نہیں کرتا تو یہ دوسری طلاق ہو گی۔ اس کے بعد بھی نکاح کے ذریعہ مرد و عورت میں تعلق قائم ہو سکتا ہے لیکن ان دو نکاحوں کے بعد اگر پھر وہ کسی وقت غصہ میں طلاق دے دیتا ہے اور عدت میں رجوع بھی نہیں کرتا تو اس کے بعد اسے اپنی بیوی سے نکاح کی اجازت نہیں ہو گی جب تک وہ اور نکاح مکمل نہ کرے اور درحقیقت اس قسم کی طلاقوں کے بعد کوئی پاگل ہی ہو گا جو تیسری طلاق دے اور اگر وہ دیتا ہے اور پھر عرصہ عدت میں رجوع بھی نہیں کرتا تو شریعت اس عورت کے ساتھ اسے نکاح کی اجازت نہیں دیتی۔

لیکن آج کل کے ملاں منہ سے تین طلاق کہہ دینے پر ہی اس عورت کو مرد پر حرام کر دیتے ہیں اور دوبارہ نکاح کو ناجائز قرار دے دیتے ہیں۔ حضرت عمر کے زمانہ میں اس قسم کے واقعات کثرت سے ہوئے تو آپ نے فرمایا اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت ایک سے زیادہ طلاقیں دے گا تو میں سزا کے طور پر اس کی بیوی کو اس پر ناجائز قرار دے دوں گا۔ جب آپ پر یہ سوال ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا۔ پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منشاء تھا کہ اس قسم کی طلاقیں رک جائیں۔ چونکہ تم اس قسم کی طلاق دینے سے رکتے نہیں اس لئے میں بطور سزا اس قسم کی طلاق کو جائز قرار دے دوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ کا ایسا کرنا ایک وقتی مصلحت کے ماتحت تھا اور صرف سزا کے طور پر تھا۔ مستقل حکم کے طور پر نہیں تھا۔

(الفضل 5 نومبر ۱۹۵۴ صفحہ ۲)

فرمودات حضرت مصلح موعودؓ صفحہ 239 تا 241

DIARY DOSE

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ آجکل دنیا میں بہت سے مخالفین ہیں جو جماعتِ احمدیہ پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں اور انبیاء اور خلفاء کی توہین کر کے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچاتے ہیں، نیز اس حوالے سے راہنمائی طلب کی کہ پیارے حضور! ہم کیسے اپنے صبر اور وقار کو برقرار رکھ سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے اس سوال کے جواب میں مفصّل راہنمائی عطا فرماتے ہوئے صبر و تحمل کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔سب سے پہلے حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ قرآنِ شریف پڑھا ہے؟ جس پر سائل نے اثبات میں جواب دیا تو حضورِ انور نے مزید دریافت فرمایا کہ کوئی نبی ایسا قرآنِ شریف میں لکھا ہوا ہے جس پر مخالفین نے جھوٹے الزام نہ لگائے ہوں؟

سائل نے نفی میں جواب دیا تو حضورِ انور نے فرمایا کہ کوئی بھی نبی ایسا نہیں۔قرآنِ شریف تو اس سے بھرا پڑا ہے۔ پہلے ہی بتا دیا کہ ان لوگوں کا کام یہی ہے، جو انبیاء کے مخالف ہوتے ہیں، وہ جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت موسیٰؑ پر جھوٹے الزام لگائے، حضرت ابراہیمؑ پر لگائے، حضرت نوحؑ پر لگائے، حضرت یوسفؑ پر لگائے، حضرت شعیبؑ پر لگائے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے۔اور جن جن کا ذکر ہے، سب پر جھوٹے الزام ہی لگائے، کسی نے کہا یہ جادو ہے، کسی نے کہا یہ جھوٹے ہیں۔ یہی کہتے رہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو کبھی اس کی عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، تم ہمارے پاس کہاں سے یہ نئی نئی رسمیں لے آئے ہو، تم جھوٹے ہو، تم جادوگر ہو، تم فلاں ہو۔

جو الزامات آج ہم پر لگائے جا رہے ہیں، انہیں جماعتِ احمدیہ کی سچائی کی دلیل قرار دیتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ تو ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ اگر ہم پر الزام لگاتے ہیں، یہ تو اس سچائی کی دلیل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہی الزام جو تمام انبیاء پر لگے، وہ مجھ پر لگ رہے ہیں، تو اس کا مطلب یہ ہے اور یہی بڑی دلیل ہے کہ مَیں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اور اگر مَیں جھوٹا ہوتا تو تمہارے الزاموں کی تو ضرورت ہی کوئی نہیں تھی، اللہ تعالیٰ مجھے ویسے ہی ختم کر دیتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جو مجھ پر جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے، مَیں تو اس کو ویسے ہی ختم کر دیتا ہوں۔

حضورِ انور نے جذبات کو قابو میں رکھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ باقی رہ گئی یہ بات کہ جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو باقی انبیاء کی قوموں کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچتی تھی، وہ غصّے میں بھی آتے تھے لیکن برداشت کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو۔ ایک حدیث میں ہے کہ یہ کوئی بڑی بہادری نہیں ہے کہ تم کسی کو لڑائی کر کے، punch مار کے، اس کا منہ توڑ دو یا دانت توڑ دو۔ بہادری یہ ہے کہ اپنے جذبات کو کنٹرول کرو اور غصّے کو قابو کرو، یہ بہادری ہے۔ تو یہ ہمیں دکھانی چاہیے۔ ہمیں اس بات پر خوش ہونا چاہیے کہ ہمارے ساتھ وہ سلوک ہو رہا ہے جو نبیوں کی جماعتوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے ذاتی علم کو بڑھانے اور مخالفین کے الزامات کا مدلل جواب دینے کی تلقین کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ جو الزام لگاتے ہیں، ان کا جواب دینے کے لیے ہمیں دلیل چاہیے اور دلیل کے لیے ہمیں ہمارا لٹریچر پڑھنا چاہیے۔ اپنا لٹریچر پڑھیں، تیار ہوں، جواب تیار کریں اور ان کو دیں۔ کیونکہ جب مخالف کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تو پھر وہ لڑائی کرتا ہے، گالیاں دیتا ہے، تو یہ تو ہمیشہ سے مخالفین کا شیوہ رہا ہے۔ اور جو صبر کرنے والے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم صبر کرو تو اس کا پھل تمہیں مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ نے دعا بھی سکھا دی ہے کہ صبر کرو۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے دریافت کیا کہ جماعتِ احمدیہ میں نظر لگنے اور حاسد کے متعلق کیا تعلیمات ہیں اور ہم اس سے کیسے

بچ سکتے ہیں؟

حضورِ انور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جو نظر لگانے والے ہیں، وہ یوں تو نہیں ہوتا کہ نظر لگی تو معاملہ ختم ہو گیا۔ نظر سے بچنے کے لیے، حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حاسدوں کے شرّ سے بچائے۔ اصل میں جو حاسد ہے، وہ حسد کرتا ہے، اس کی وجہ سے وہ بعض ایسے طریقے اختیار کرتا ہے، وہ اس طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے کہ جس سے اگلے کو نقصان پہنچے اور اس کے لیے پھر کوئی نہ کوئی طریقہ اختیار کرتا ہے۔

حضورِ انور نے نظر اور حسد کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ صرف نظر لگنے سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں! اگر نظر لگانے والے وہ لوگ ہیں، جو دل میں کسی چیز کے لیے حسد رکھتے ہیں، تو اِستغفار پڑھو، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔ باقی یہ کہنا کہ نظر سے کوئی نقصان ہو جاتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ فلاں کی نظر ضرور لگ جائے گی۔ نظر لگانے والا حسد کرتا ہے اور پھر وہ پریکٹیکلی (practically) نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، انسان کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ باقی اس بات پر فکرمند نہ ہو کہ فلاں آدمی کی نظر لگ جائے گی تو پتا نہیں کہ میرا چہرہ بگڑ جائے گا یا میرا قد چھوٹا رہ جائے گا یا میرا دماغ خراب ہو جائے گا یا مینٹلی (mentally) مَیں اَپ سیٹ (up-set) ہو جاؤں گا۔ بعض لوگ سائیکولوجیکلی (psychological-ly) کسی کو اتنا زیادہ مسمرائز (mesmerize) کر دیتے ہیں کہ پھر وہ اس کے انفلوئنس (influence) کے اندر آ جاتا ہے۔ اگر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو اور پتا ہو، اللہ پر یقین ہو، تو ٹھیک ہے۔ باقی جہاں تک حسد کا سوال ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف کی آخری سورتوں میں وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ کی دعا سکھا دی ہے۔

حضورِ انور نے حسد اور رشک کے فرق کو واضح کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ بعض موقع کی جو حسد ہے، وہ جائز اس طرح ہو جاتی ہے کہ اگر تم نے نظر لگانی ہے تو وہ تم حسد کر کے نہ لگاؤ کہ نقصان پہنچاؤ، وہ رشک کی نظر ہو۔ اس کی تعریف کر رہے ہو۔ دماغ میں خیال آیا کہ اتنے اچھے کام یہ کر رہا ہے تو مَیں بھی وہ کروں۔ یہ حسد کی ایک دوسری قسم ہے کہ مَیں اس کے مقابلے پر اتنے اچھے کام کروں کہ جس طرح یہ کر رہا ہے۔ گو اس کو دوسری زبان میں رشک کہتے ہیں۔ اپنے دل میں اس کی تعریف کرنا اور اپنے لیے اس کا نمونہ لے کے سمجھنا کہ مَیں بھی اس کے مقابلے پر آؤں، کمپیٹیشن (competition) ہو جاتا ہے، تو اس کمپیٹیشن کو بعض لوگ حسد کہہ دیتے ہیں۔ وہ حسد نہیں ہے، وہ کمپیٹیشن ہے اور نیک کام میں کمپیٹیشن جائز ہے۔

ایک سوال یہ پیش کیا گیا کہ وہ لوگ جو روحانیت کی تلاش کر رہے ہیں یا دین کے معاملے میں جدوجہد کر رہے ہیں ان کے لیے حضور کی کیا راہنمائی ہے؟

حضورِ انور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو قرآنِ شریف میں کہتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا یعنی جو ہمارے راستے میں جہاد کرتے ہیں، ہم ان کو اپنا راستہ دکھاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اور روحانیت کی اگر صحیح طرح تلاش کر رہے ہو، تو اس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ اس لیے اللہ میاں کہتا ہے کہ دعا کرو، نمازوں اور سجدے میں دعا کرو۔

اختتاماً حضورِ انور نے اپنی اوّل الذکر فرمودہ نصیحت کا اعادہ کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ مَیں نے پہلے بتایا تھا کہ یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مل جائے، جب اللہ تعالیٰ کی حکومت مل جائے گی تو روحانیت میں بھی ترقی ہوتی جائے گی۔ کوئی خوف اور ڈر کے مارے، جنّت اور دوزخ کے خوف کے مارے نیک عمل نہیں کرنے، نیک کام اس لیے کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی اور خوش ہو جائے۔ کسی سے انسان کو محبّت ہو تو وہ اس کو خوش کرنا چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس سے محبّت کرو پھر تمہارے اندر روحانیت بڑھتی جائے گی۔

https://www.alfazl.com/2025/01/23/115336/

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415
AL-BADAR
STEEL & ROLLING SHUTTERS

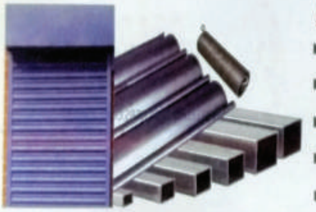

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

بزم اطفال

حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن سے محبت

پیارے بچو!

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ، جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اہلیہ تھیں، آپ فرماتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو قرآن مجید سے بہت ہی گہری محبت تھی۔

”قرآن مجید سے آپؓ کو جو عشق تھا اور جس طرح آپ نے اس کی تفسیریں لکھ کر اس کی اشاعت کی وہ تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہے۔ خدا تعالیٰ کی آپؓ کے متعلق پیشگوئی کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جن دنوں میں تفسیر کبیر لکھی نہ آرام کا خیال رہتا تھا نہ سونے کا نہ کھانے کا بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہو جائے۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھے ہیں تو کوئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی اذان ہو گئی اور لکھتے چلے گئے۔ تفسیر صغیر تو لکھی ہی آپ نے بیماری کے پہلے حملہ کے بعد یعنی 1956ء میں طبیعت کافی کمزور ہو چکی تھی۔ گو یورپ سے واپسی کے بعد صحت ایک حد تک بحال ہو چکی تھی۔ مگر پھر بھی کمزوری باقی تھی ڈاکٹر کہتے تھے آرام کریں فکر نہ کریں زیادہ محنت نہ کریں۔ لیکن آپؓ کو ایک دھن تھی کہ قرآن کے ترجمہ کا کام ختم ہو جائے۔ بعض دن صبح سے شام ہو جاتی اور لکھواتے رہتے۔ کبھی مجھ سے املا کرواتے۔ مجھے گھر کا کام ہوتا تو مولوی یعقوب صاحب مرحوم کو ترجمہ لکھواتے رہے۔ آخری سورتیں لکھوا رہے تھے غالباً انتیسواں سپارہ تھا یا آخری شروع ہو چکا تھا (ہم لوگ نخلہ میں تھے وہیں تفسیر صغیر مکمل ہوئی تھی) کہ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا میرا دل چاہتا تھا کہ متواتر کئی دن سے مجھے ہی ترجمہ لکھوا رہے ہیں میرے ہاتھوں ہی یہ مقدس کام ختم ہو۔ میں بخار سے مجبور تھی ان سے کہا کہ میں نے دوائی کھالی ہے آج یا کل بخار اتر جائے گا۔ دو دن آپ بھی آرام کر لیں آخری حصہ مجھ سے ہی لکھوائیں تا میں ثواب حاصل کر سکوں۔ نہیں مانے کہ میری زندگی کا کیا اعتبار تمہارے بخار اترنے کے انتظار میں اگر مجھے موت آجائے تو؟ سارا دن ترجمہ اور نوٹس لکھواتے رہے اور شام کے قریب تفسیر صغیر کا کام ختم ہو گیا۔

بے شک تفسیر کبیر مکمل قرآن مجید کی نہیں لکھی گئی مگر جو علوم کا خزانہ ان جلدوں میں آپؓ چھوڑ گئے ہیں وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہماری جماعت کے احباب ان کو پڑھیں ان سے فائدہ اٹھائیں تو بڑے سے بڑا عالم ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔“

(خطابات مریم جلد اول صفحہ 67)

پیارے بچو!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قرآن کے علم کو پھیلانے کی خاطر اپنی تمام تر توانائیاں لگائیں۔ ہمیں بھی ان کی طرح اپنی محنت اور لگن سے علم کے خزانوں کو دنیا تک پہنچانا چاہیئے۔

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor
08182-640054
9448786601
9632888611

2nd Cross, Sheshadri Puram, SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

MISHKAT ARCHIVES

دوماہی مشکوٰۃ صد سالہ سالانہ نمبر

محترم چودھری محمد اکبر صاحب ایم۔اے۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ کی صدارت میں منعقدہ اجتماع 2000 کے اجلاس سے
محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت خطاب فرماتے ہوئے

Health & Fitness Corner

Islamic Teachings On Health And Hygiene

Just as a man looks after his clothes and purifies himself for prayer, similarly it is important to keep the house in which he lives clean and tidy and pay attention to his diet to provide proper nourishment to his body. I do not mean that one should pay too much attention to his body and forget one's soul. In fact, they are both interrelated and one cannot progress without the other. Just as reward is given for spiritual progress, similarly, precautions about health and hygiene are rewarded.

Some commandments in Islam concern only health. For instance, prayers to avoid epidemics, covering the utensils and not leaving foodstuff uncovered. In short, there are many instructions that concern only health and by ignoring them one is likely to suffer damage. The time has come when there is a particular need for physical health. Even political parties realize this fact. How much more important is it for the Jama'at that is supposed to take the Divine Message to the corners of the world to keep healthy and physically fit? It is vital for us to keep fit and to remain healthy. We are few compared to others and if we are physically weak as well then we will not be able to meet the challenges. Also spiritually it is very important for us.

After these teachings of principles, I would like to give some general instructions. These may not be as important medically but they do influence any culture and have bearing on any society. Not only do we want to present the true teachings of Islam, but also we want to be a true illustration of those teachings in our everyday actions. Few people observe good points but shortcomings become very obvious, very quickly. The excellence of the Sharia becomes obvious only later; first people look at the person who claims to follow those teachings. If others take dislike to us after their first look, how would they pay any attention to what we say?

(Extracted from a speech of Justice Chaudhry Muhammad Zafrullah Khan Sahib)

داخلہ دار الصناعت قادیان

سیشن 26-2025

(احمدی طلباء متوجہ ہوں داخلہ شروع ہے)

(Ahmadiyya vocational training centre)

دار الصناعت قادیان کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کی منظوری و خصوصی راہنمائی سے 2010 میں ہوا۔ اس ادارہ کا خاص مقصد احمدی طلباء کو ہنر مند بنانا اور ٹیکنیکل کورس سکھا کر روزگار کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ دار الصناعت قادیان سرکاری ادارہ NSIC دہلی اور ISO رجسٹرڈ ہے۔ جس میں ایک سال کے مندرجہ ذیل کورس کروائے جاتے ہیں۔

1.Computer applications 2.Plumbing 3.Electrician 4.Welding

5.Motor vehicle 6.Diesel mechanic 7.Ac&Refrigerator

بیرون قادیان سے آنے والے احمدی طلباء کے لیے Mess و Hostel کا انتظام موجود ہے۔ رہائش اور Food کی کوئی فیس نہیں ہے۔ صرف کورس کی بورڈ فیس آسان اقساط میں لی جاتی ہے۔ ایسے احمدی نوجوان جو اپنے اسکول کی تعلیم مکمل نہیں کر سکے یا 8th اور 10th کے بعد ٹیکنیکل کورس کرنے کے خواہشمند ہوں داخلہ کے لیے جلد رابطہ کریں۔ احمدی بچوں کی دینی تعلیم کا بھی انتظام موجود ہے۔ اس کے علاوہ روز English Speaking و Personality development کی کلاس بھی لی جاتی ہے۔ نئے سیشن 26-2025 کے لئے داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ جسکی کلاسز 16 جولائی 2025 سے شروع ہوں گی۔

مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل نمبرز و email id پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

darulsanaat.qadian@gmail.com
9872725895

8604024043

(پرنسپل دار الصناعت قادیان)

ہندوستان کی مجالس میں یوم جمہوریہ کا پر جوش انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت نے 26 جنوری یوم جمہوریہ کو جوش و خروش اور حب الوطنی کے جذبات کے ساتھ منایا۔ اس موقع پر مختلف مجالس کے خدام اور اطفال نے اجتماعی و انفرادی طور پر فلاحی سر گرمیوں میں حصہ لیا، خاص طور پر فوڈ ڈرائیو کا اہتمام کیا گیا، جس کے تحت مستحقین اور ضرورتمندوں میں کھانے کی اشیاء تقسیم کی گئیں۔

اس موقع پر احمدیہ سائیکل کلب قادیان کے 13 خدام نے Tiranga Ride For Peace میں حصہ لیا اور ہشیارپور اور چوہل ڈیم تک 160 کلومیٹر کا فاصلہ دو دن میں طے کر کے قومی یکجہتی اور امن کے پیغام کو عام کیا۔

یہ سر گرمیاں نہ صرف خدمتِ خلق کے جذبے کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ حقیقی حب الوطنی کے عملی اظہار کا بھی مظہر ہیں، جو کہ جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے۔

rounded individuals. The week concluded with a closing ceremony on 28th January, where participants were awarded certificates and recognized for their achievements. This initiative underscored the Ahmadiyya Community's commitment to empowering its youth to become responsible and active members of society.

Refresher Course Organised By Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Hyderabad

On the 1st of February 2025, Zilla Hyderabad, Telangana, successfully concluded a Refresher Course for 50 office bearers, focusing on responsibilities, departmental roles, and prioritizing Deen (faith) over Dunya (worldly matters). The event equipped participants with practical insights and spiritual guidance, inspiring them to serve their communities with integrity and purpose. Through interactive sessions, attendees reflected on balancing their duties with faith, leaving better prepared to lead effectively. This initiative underscores Zilla Hyderabad's commitment to nurturing capable, values-driven leaders, ensuring a positive impact on the community.

Letter To Huzoor Organised By Majlis Khuddamul And Atfalul Ahmadiyya Bhubneshwar Orissa

On the 7th of January 2025, the Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya (MKA) and Atfalul Ahmadiyya of Kalinga Vihar, Bhubaneswar, Odisha, organised letter to Huzoor-e-Anwar programm(Hazrat Mirza Masroor Ahmad (May Allah be his Helper). This programm expressed their deep love, loyalty, and prayers, reflecting their strong spiritual bond with Khilafat and their dedication to the mission of the Jama'at. Their words conveyed sincerity and devotion, seeking Huzoor's guidance and prayers for their efforts in religious and moral training.

Hospital. Khuddam actively participated in this drive.As part of this initiative, apples, bananas, oranges, and biscuit packets were distributed among the patients. Prior permission for this activity was obtained from the hospital authorities, and the hospital staff extended their full support in making the programm successful.

Refresher Course Organised by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Mahbubnagar

On 19th January 2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya (MKA) Zila Mahbubnagar successfully organized its first refresher course of the year. The event was honored by the presence of Respected Ataul Baseer Sahib, Naib Sadr MKA South India, who actively participated in the program. Alhamdulillah, the event was well-organized, and the attendees greatly benefited from the session.The session ends with Dua .

Majlis Atfaul Ahmadiyya Nasirabad Hosts Enriching Week-Long Program for Atfal

Majlis Atfaul Ahmadiyya Nasirabad organized a vibrant week-long program from 22nd to 28th January 2025, focusing on the spiritual, academic, and physical development of Atfal. The event featured a variety of activities, including a Tilawat (Quran recitation) and Nazm (poetry) competition, a cycle ride for peace, and numerous academic and sports events. These activities aimed to instill discipline, teamwork, and a sense of community among the young participants. The cycle ride for peace, in particular, highlighted the Ahmadiyya Community's message of harmony and unity.

The program also included educational workshops and sports competitions, fostering both intellectual and physical growth. Parents and community members praised the initiative for its holistic approach to nurturing well-

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Refresher Course Organised by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Chintakunta

By the grace of Allah, on 19th January Khuddamul Ahmadiyya Chintakunta held a refresher course for its office bearers.

The program began with the recitation of the Holy Qur›an, followed by the recitation of Ahadith. During his welcome address, Naib Sadr East India, Mr.Ataul Baseer Sahib, emphasized the importance of Khuddam strengthening their relationship with Allah through regular prayers (Namaz) and performing their respective duties with sincerity. The program concluded with silent prayer.

Tarbiyati class for Waqfeen Nau Organised by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Yadgir

19th January 2025, at 10:30 AM, a Waqf-e-Nau Tarbiyati class was organized at Masjid Hassan, Yadgir, under the guidance of Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Yadgir. The session was well-attended, with 40 Atfal actively participating in the program. The event was successfully conducted under the supervision of the Qaid sb MKA Yadgir.

Food Drive Organised by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bongaigaon

On 26th January, a Food Drive program was organized at Bongaigaon Civil

سائنس کی دنیا

Science

Gaganyaan India's Leap Towards Human Space Exploration

Gaganyaan, India's ambitious human spaceflight mission, is a significant milestone in the country's space exploration journey. Initiated by the Indian Space Research Organisation (ISRO), Gaganyaan aims to demonstrate India's capability to send astronauts into space. Announced by Prime Minister Narendra Modi in 2018, the mission plans to send a manned spacecraft to a low Earth orbit (LEO) of 400 kilometers for three days before returning safely to Earth.

The program involves two unmanned test missions prior to the manned flight. Although the initial schedule was disrupted due to the COVID-19 pandemic, ISRO remains committed to the missions success. The Gaganyaan spacecraft, comprising a service module and a crew module (collectively called the Orbital Module), will be launched using the GSLV Mk III, India's heaviest launch vehicle.

With a total budget of under 10,000 crore, Gaganyaan is not only India's first indigenous human spaceflight mission but also holds national pride. If successful, India will become the fourth country to achieve human spaceflight capability, joining the ranks of the United States, Russia, and China.

The mission has benefited from international collaboration. While ISRO is developing the spacecraft, Russian agencies are assisting with astronaut training, and France has contributed expertise in space medicine and astronaut health through its MEDES space clinic.

Beyond its immediate goals, Gaganyaan could pave the way for more advanced missions, including the establishment of India's own space station. The success of this mission will inspire further advancements in science and technology and cement India's position as a global leader in space exploration. Gaganyaan is a testament to ISRO's vision and the country's growing prowess in space research and innovation.

The neglect of child rearing and the resistance to correction

He said that it is a common human tendency to be defensive when it comes to our children. He emphasized the importance of community involvement in child rearing and the need for parents to be open to constructive criticism. He states,

"People often neglect to focus on their children's upbringing initially, and if someone offers advice, they become defensive. Everyone tends to view their own child as innocent. They might listen to criticism about other people's children, but they cannot bear to hear anything negative about their own. In fact, if someone points out a flaw in their child, they often retort by telling the other person to mind their own children. Instead of being grateful that someone has noticed a problem with their child, they become argumentative. This approach is highly inappropriate. It is the duty of every member of our community to strive for the moral improvement of children and youth."

(Daily Alfazal, September 1961)

Hadhrat Musleh Maood gave us a sea of wisdom from which some pearls were presented above. To sum up his teachings on the correct upbringing of children he gave us 26 points in his speech at Jalsa Salana on 25th dec 1925 (the collection of which was published as Minhaj-al-Tablibeen). We should adhere to these points for the betterment of children.

Hadhrat Musleh Maood states:

"Remember that it is not only your duty to improve yourselves, but it is also your duty to be concerned about the improvement of future generations and to advise them so that they may be concerned about those who come after them. In this way, this chain of trust will be passed from one generation to the next, so that this river of blessings that has been sent down by God may continue to flow forever, and we may fulfill the purpose for which Adam, peace be upon him, and his offspring were created. May God be with you. Ameen"

(Mash-ale-raah, vol. 4, P-74)

and acts around children. Children are very aware of their surroundings and as such they are always observing and learning from their parents.

Protection from bad influence

Not only should parents be aware of their own influence on their child, they should also make sure that the child isn't under a bad influence from anywhere else in the society. He says, "No matter how hard parents try to protect their child from the bad influences of immorality, their efforts to correct the child's behavior will not be effective or useful until the child's company and social circle are good. Bad company in childhood creates such bad habits within a child that it becomes impossible to eliminate them later in life.

(الازہارلذوات الخمار P-160)

Three necessary Habits

He taught us about three basic qualities that we need to develop in kids. He said, "The habits of hard work, truthfulness, and regular prayer should be instilled in these (children). If these three habits are developed in them, then surely these children can become very successful and useful in their youth. Therefore, the habit of hard work should be developed in children, the habit of speaking the truth should be developed, and the habit of regular prayers should be developed. Islam is nothing without prayer. If any nation wants to maintain the Islamic spirit in its future generations, then it is its duty to inculcate the habit of prayer in every child of its nation."

(Mash-ale-raah, vol. 4, P-61)

The habit of regular prayers

He emphasised that the habit of regular prayer congregational prayers is not only a religious obligation but it also a powerful tool for moral and spiritual development, particularly for children. He said,

"Develop the habit of praying in congregation and make your children adhere to it. Because, in my opinion, the most important thing for the correction and improvement of children's morals and habits is congregational prayer. I have had the opportunity to meet so many people in my life and to examine various situations, and at the same time, God has made my nature so sensitive that even those who have reached the age of a hundred, after the experiences of their lives, cannot feel the ups and downs and the good and bad of the world as much as I do. And in my experience, I have not seen anything more effective for goodness than congregational prayer. Congregational prayer is, above all, the most influential thing for goodness."

(Tafsir-e-kabir, Vol. 7, P-652)

Hazrat Musleh Maood (ra): A beacon of wisdom in the upbringing of children and his timeless guidance

Abdul Baqi Qadian

The promised Messiah (as) was given many miracles. Signs of his truthfulness were dawned upon humanity in many different ways. But perhaps the most significant miracle of them all, that had a revolutionary impact on the world, be it religious or worldly, was the miracle of the promised child Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad Al-Musleh Maood (i.e. the promised reformer). He was prophesised to be a man of divine character, possessor of many qualities and virtues and a beacon of wisdom for the mankind. History is a witness that all the prophesies that were made about him were fulfilled to the letter throughout his life.

He became the head of the Ahmadiyya Muslim Jamaat at such a point when Jamaat's condition was at its lowest. He guided the Jamaat through such hard situations and ushered it into a new era with the help of Allah. He brought about numerous reforms in the Jamaat. His concern about the Tarbiyat of Ahmadis led him to form various organisations in the Jamaat, like The Khuddam-ul-Ahmadiyya for the reformation of the youth and the Ansarullah for organising the elderly. He also made Atfal-ul-Ahmadiyya for the upbringing of children. And Lajna and Nasirat for women and girls. His work regarding the betterment of Ahmadiyya Jamaat was so profound that to this day we are following his model for the upbringing of ahmadi children. He not only presented his own example but he also left behind his immense wisdom in form of writings and speeches for us to follow.

The first step

He taught that the first step for a good upbringing of children is that we should have a clear head and pious emotions even before the conception of a child. He said that the initial gateway to sin within a person is directly influenced by the thoughts and intentions that their parents held prior to their conception. And closing this door is the first priority. Therefore, people should purify their thoughts out of mercy for their offspring.

Being exemplary parents

Another important aspect for a good upbringing of a child is that the parents should present their own example. One should always be mindful of their speech

al laws. All disputes are resolved through Islamic arbitration, based solely on principles derived from the Quran and Sunnah. Explaining the function and responsibilities of Dar-ul-Qaza, Musleh Mauood (ra) states,

"A judge's job is to make decisions, while the Chief Justice listens to appeals. Appeals of all their decisions can be made to the Caliph of the Time, except for those decisions in which the Caliph himself is a party to the case. In such a situation, the decision of the Chief Justice will be final and binding."

(Al-Hakam, 12 Jan 1919, P-5)

Provision of Free Legal Services

Judicial systems in the world charge a hefty fee to provide legal services. Court fees and the fees of lawyers are so high that the poor are often forced to endure injustice because they can't afford a lawyer. It is a distinct characteristic of Dar-ul-Qaza as a Judicial System that it provides free legal services.

Once due to a clerical misunderstanding, Dar-ul-Qaza was charging a nominal fee of 5 Anaas. As soon as the news reached Hadhrat Musleh Mauood (ra) he instructed Dar-ul-Qaza to stop charging such fee immediately. He stated, "It is our duty to resolve disputes. No payment should be accepted for this purpose. What has happened in the past is in the past. Henceforth, all judges should be instructed not to accept any amount, even if offered willingly, for resolving disputes."

(Hadhrat Khalifatul Masih Sani ke Qazai Faisle wa Irshadat, P-65)

Ease of Access and Respect

Hadhrat Musleh Mauood (ra) made sure that everyone had easy access to the Judiciary. People only had to use a written application and their case would start undergoing the proper procedures, without even needing a lawyer or going through various other tedious procedures. He made sure that everyone was treated respectfully in the court and every applicant was to be addressed as 'Sahib'.

He made sure that the cases of Orphans and widows were to be processed as soon as possible so as to not make them face any more problems.

Hadhrat Musleh Mauood (ra) was so devoted to the betterment of Jamaat and his compassion for the people was such that up until his final years he himself made time to review cases and reply to people's inquiries out of his ever busy schedule and responsibilities of being a khalifa. Only when his health deteriorated in his final years of life that he laid the responsibility of a final decision on Dar-ul-Qaza.

He truly was a beacon of hope for all the oppressed and feeble. His work in establishing such a judicial system in the Jamaat is an example for the world.

Establishment of the Judiciary
Hadhrat Musleh Mauood (ra)'s Monumental Achievement

Fuaad Ahmad Murabbi silsila

The second Caliph of Ahmadiyya Muslim Jamaat was a person whose birth and whole life was prophesised by Allah to the Promised Messiah (as) and his characteristics and virtues and knowledge and skills were God given. Hadhrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad, as his title Al-Musleh Mauood (i.e. the promised reformer) suggested, brought about monumental changes in the system of Ahmadiyya Muslim Jamaat. He created various organisations, offices and departments in Jamaat and then streamlined them. One such monumental work of his was the establishment of a Judiciary system in the Ahmadiyya Muslim Jamaat.

Establishment of Dar-ul-Qaza

There was no proper Judicial system in place during the time of the first Caliph, as he used to deal with all judicial matters himself. But as the Jamaat proliferated and number of judicial cases increased during the time of the second Caliph, he decided to form a Judicial system in Jamaat. He started the preparations by the end of 1918 and officially laid the foundation of the Judicial system in Jamaat on the 1st of January 1919 and named it Dar-ul-Qaza.

Need for establishing a Judicial system

Establishment of a Judicial system was necessary in order to resolve the disputes that happen within the Jamaat as much as possible through arbitration, in accordance with Islamic Shariah, while remaining within the boundaries of the country's laws. The establishment of this institution is undoubtedly a great achievement among the golden deeds of Hazrat Musleh Mauood (ra). He states,

"That part of Islamic Shariah where the government does not interfere and where we have been given the freedom to decide as we please, it is our duty to implement this part within our community. If we are able to establish a part of the Shariah but do not do so, then it certainly means only one thing: that we are disrespecting the Shariah. Therefore, we should now take practical steps for this very important and necessary purpose that God has placed in our power, and we should not consider the weakness or stumbling of any individual in the community."

(Inqalab-e-Haqiqi, Anwar-ul-Ulum, Vol. 15, page 106)

Responsibilities of Dar-ul-Qaza

The court exclusively handles civil and family matters, adhering strictly to nation-

for the mission. He appointed 'Abdullah bin 'Afiq Ansari as the leader of four Ṣahāba, with strict instructions to avoid harming women or children. In Ramadan of the 6th year of Hijrah, the group set out, carried out their mission with utmost care, and returned successfully, lifting the shadow of danger over Madinah.

After killing Abu Räfay', 'Abdullah bin 'Atiq hurriedly descended the stairs of the fortress house and broke his shin. He later recounted, "I tied it with my turban and dragged myself out. Determined not to leave until I was certain of the death of Abu Räfay, I hid near the fortress. At dawn, a voice from inside announced, Abu Rafay', the trader of Hijäz, is dead. Upon confirming this, I rose and slowly re-joined my companions. We returned to Madinah and reported the success of the mission to the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him). After listening to the full account, the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) said, 'Show me your foot. When I presented it, he prayed and passed his blessed hand over it, and I felt as though I had never been injured.

Hadrat Mirza Bashir Ahmad (May Allah be pleased with him) writes that there is no need to debate the justification for the killing of Abu Räfay', as his bloodthirsty actions are well-documented in history. Under such circumstances, the actions of the Sahaba were correct and appropriate. In times of war, when a nation faces a life-and-death situation, such measures are deemed completely legitimate. Throughout history, every nation and community has resorted to similar actions at time of necessity.

However, it is regrettable that in the present age of moral degradation, sympathy for criminals has reached such an unjustified extreme that even a tyrant is turned into a hero and the punishment he receives for his crimes begins to evoke public sympathy, and people forget his wrongdoings. But regarding Islām, we must acknowledge that it is not a religion of false emotions. It declares the criminal to be a criminal and considers his punishment to be a mercy for the state and society. Islām teaches to cut off a diseased limb from the body and does not wait for the corrupted part to spoil the healthy and sound ones.

Regarding the method of punishment, it has already been clarified that given the circumstances in Arabia at the time and the ongoing conflict between the Muslims and the Jews, the approach adopted was most appropriate for ensuring public safety.

Huzoor (May Allah be his Helper) said he would continue with these accounts in future, inshā'Allāh.

Sa'd and Ibn Ishaq recorded their reports without proper chains of narration, whereas Imam Muslim and Abu Dawood meticulously documented their sources. Hence, it is beyond doubt that the story of Umme Qirfa's cruel killing is a baseless fabrication that was likely introduced into certain historical records by a hidden enemy of Islam or a hypocrite. The true account of this expedition is limited to what has been accurately detailed in Şahih Muslim and Sunan Abu Dawood.

Sariyyah 'Abdullah bin 'Atiq is mentioned in historical accounts as targeting Abu Rafay. According to Ibn Sa'd, this expedition took place in 6 AH. Hadrat Mirza Bashir Ahmad (May Allah be pleased with him) writes that among the Jewish leaders whose incitement and hostility led to the dangerous Battle of Ahzab at the end of 5 AH, Huyyai bin Akhtab had already met his fate alongside Banu Quraiza. However, Salam bin Huqaiq, also known as Abu Rafay', remained free in Khaybar region and continued his hostile activities. The humiliating failure of battle of Ahzab and the severe punishment faced by Banu Quraiza only deepened his enmity towards the Muslims. Given that Ghatfän tribes resided near Khaybar and had close ties with the Jews of Khaybar and the tribes of Najd, Abu Räfay", a wealthy and influential trader, made it his mission to provoke these fierce tribes against the Muslims.

His enmity towards the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) was akin to that of Ka'b bin Ashraf. Abu Räfay' provided extensive financial support to Ghatfän tribes to encourage them to attack the Muslims. Historical records reveal that the threat faced by the Muslims from Banu Sa'd in the month of Sha'bän, which led to a military detachment under the command of Hadhrat 'Ali being sent from Madinah, also had its roots in the conspiracies of the Jews of Khaybar that were orchestrated by Abu Räfay. His hostility and hatred drove him to seek Muslim blood, and the presence of the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) was intolerable to him. Determined to escalate his efforts, he set out once again to rally the tribes of Najd, including Ghatfän and others, with the aim of assembling a force similar to that of the Battle of Ahzab to crush the Muslims. As tensions rose, some Ansär from Khazraj tribe approached the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) and suggested that the only way to quell the unrest was to eliminate Abu Rafay', the chief instigator.

Recognising that eliminating a key instigator would be preferable to widespread bloodshed, the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) granted permission

a single event solely to emphasise a supposed act of brutality by a particular group cannot be regarded as an impartial researcher. Such a person is unlikely to examine whether the alleged cruelty is grounded in fact, as doing so would weaken his argument. Despite Muir's eagerness to include this incident, it is entirely false and unfounded. Both historical evidence and rational analysis prove that it is fabricated.

From a rational standpoint, it must be recognised that capturing a woman who was not accused of any crime, killing her in cold blood, and doing so in the manner described in this account is highly implausible, as Islām strictly forbids killing women, even in the battlefield. The Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) repeatedly emphasised that women must not be harmed. It is mentioned in a Hadith that, on one occasion, a woman from an enemy tribe was found dead on the battlefield. Although it was unclear how or by whom she had been killed, the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) expressed great displeasure and instructed the Sahaba that such a thing should never happen again. Similarly, whenever the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) sent out an expedition, he included in his instructions the clear directive not to kill women or children.

Given these fundamental guidelines, the idea that any Şahābi, especially Hadrat Zaid who was practically a member of the Holy Prophet's household, would kill or permit the killing of a woman in the manner described by Ibn Sa'd is utterly unacceptable. While the act of killing is not directly attributed to Hadrat Zaid, since the incident occurred under his command, the responsibility would ultimately fall on him. The notion that Hadrat Zaid would act contrary to the Holy Prophet's instructions is unbelievable.

As for the authenticity of the narration, neither Ibn Sa'd nor Ibn Ishaq provided any chain of transmission for this narration. A report of this nature, which contradicts the explicit instructions of the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) and the well-known practices of the Sahaba, cannot be accepted without a reliable source. Furthermore, the same event is mentioned in Hadith collections such as Şahih Muslim and Sunan Abu Dawood, but they make no reference to Umme Qirfa's killing. These accounts also differ from those of Ibn Sa'd in several other details.

Authentic Ahadith are undeniably far more reliable and credible than general historical accounts. Thus, the narrations in Sahih Muslim and Sunan Abu Dawood carry significantly more weight than those of Ibn Sa'd. This is particularly evident as Ibn

Muhammad (sa): The Great Exemplar

'Expedition to Banu Fazarah & Killing of Abu Rafi'

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that he would continue mentioning the expeditions during the life of the Holy Prophet(sa).

Huzoor (May Allah be his Helper) said: One of the Sariyyah, during the life of the Holy Prophet (May Allah's blessings be upon him) was directed against Banu Fazārah. Some historical accounts mention an incident involving the killing of Umme Qirfa during this campaign. However, the manner in which some historians have portrayed this event clearly shows that their narrative is contrary to the truth.

Hadrat Mirza Bashir Ahmad (May Allah be pleased with him) has written following well-reasoned account of this incident. Ibn Sa'd records an expedition that was led by Hadrat Zaid bin Harithah (May Allah be pleased with him), rather than by Hadrat Abu Bakr (May Allah be pleased with him). Further deviating from the other accounts, Ibn Sa'd says that the mission aimed to discipline Banu Fazārah tribe, who had attacked a Muslim trade caravan, looting all its goods. The leader of this hostile group was an elderly woman named Umme Qirfa, a fierce adversary of Islam. During the encounter, she was captured, and a member of Hadrat Zaid's party named Qays reportedly killed her in a brutal manner. Her daughter was then handed over to Salamah bin Akwa'. A similar account, with some variations and less detail, appears in the writings of Ibn Ishaq.

Based on this narration, the orientalist Sir William Muir, known for offering more detailed accounts than other European historians, was quick to include this incident in his book as an illustration of Muslim cruelty. He said that the only reason for documenting it was the alleged brutality of the Muslims during the campaign. Muir wrote that although Muslims carried out several expeditions that year, most were inconsequential. However, he felt compelled to mention this one mission due to its purported savagery.

Analysing this claim, Hadrat Mirza Bashir Ahmad (May Allah be pleased with him) writes that a historian who focuses on

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد کشمیر کی طرف سے وقارِ عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد تیلنگانہ کی طرف سے تربیتی اجلاس و یوم والدین کا انعاد

احمدیہ سائیکلنگ کلب قادیان کی کینسر سے آگاہی کے لئے Awareness Ride

مجلس اطفال الاحمدیہ محمود آباد اُڈیشہ کی طرف سے پکنک کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد مہاراشٹر کی طرف سے یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر ہسپتال میں پھلوں کی تقسیم

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کوریل کشمیر کی طرف سے Letter To Huzoor کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ارناکلم کیرالہ کی طرف سے اسپورٹس میٹ کا انعقاد

مجلس اطفال الاحمدیہ محمود آباد اُڈیشہ کی طرف سے Science Exhibition کا انعقاد

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-046/2024-26
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50 Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 8 | February 2025 CE | Issue 2

Published on 15th February 2025

یومِ مصلح موعودؓ اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج ہم جب یومِ مصلح موعود مناتے ہیں تو حقیقی یومِ مصلح موعود تب ہی ہو گا جب یہ تڑپ آج ہم میں سے اَکثریت اپنے اندر پیدا کرے کہ ہمارے مقاصد بہت عالی ہیں، بہت اونچے ہیں، بہت بلند ہیں جس کے حصول کے لئے عالی ہمتی کا بھی مظاہرہ کرنا ہو گا۔ اور اپنے اندر اعلیٰ تبدیلیاں بھی پیدا کرنا ہوں گی، پاک تبدیلیاں بھی پیدا کرنی ہوں گی۔ خدا تعالیٰ سے ایک تعلق بھی جوڑنا ہو گا۔ اسلام کا درد بھی اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا۔ دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا درد پیدا کرتے ہوئے اظہار بھی کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو بیشمار خوبیوں کے مالک بیٹے کی خوشخبری عطا فرمائی تھی تو وہ یہ گہرا مطلب بھی اپنے اندر رکھتی تھی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷؍ فروری ۲۰۱۲ء)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. Editor: Niyaz Ahmad Naik